111165- عقد کرنے کے بعد بغیر جماع کیے رمضان میں بیوی سے مباشرت اور رخصتی کے اعلان سے قبل جماع کرلیا

سوال

تقریبا دو ماہ قبل میری ایک دینی سمجھ بوجھ رکھنے والے شخص سے منگنی ہوئی، اور وہ چاہتا تھا کہ اسے عقد شرعی کی جگہ ہو لیکن میرے خاندان والوں نے اسے جلد بازی کا سبب کہہ کر اس سے انکار کردیا، اس لیے کہ ہم بغیر کسی نگران کے خلوت کرتے رہے ہم سے بغیر جماع کیے ایک دوسرے سے لطف اندوز ہونا سرزد ہوا اور وہ بھی رمضان المبارک کے مہینہ میں، اس وقت سے اب تک میں شدید غمگین ہوں اب مجھے پانچ ماہ کے روزے رکھنے مشکل ہیں (ہر ایک دن کے بدلے ایک ماہ کے روزے)، یہ پہلی پرابلم ہے، برائے مہربانی اس کے حل کے لیے کوئی راہنمائی فرمائیں، کیونکہ اس نے میری نیند اڑادی ہے.

دو ہفتہ قبل میرا اس شخص کے ساتھ عقد نکاح بھی ہوگیا ہے اور اس نے رخصتی کے اعلان سے قبل ہی میرے ساتھ بنا یعنی جماع بھی کرلیا کیونکہ رخصتی کے لیے تو ایک سال کا وقت مقرر کیا گیا ہے، میں نے آپ کی ویب سائٹ پر عقد نکاح کرنے والے شخص کے حقوق کا مطالعہ کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ عقد نکاح کرلینے والے شخص کو خرابیوں سے اجتناب کے لیے رخصتی کے اعلان سے قبل بیوی کے ساتھ جماع نہیں کرنا چاہیے.

اس بنا پر میں نے اسے کہا کہ اب رخصتی تک میں یہ کام نہیں کر سکتی، لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کردیا ہے اور اپنا حق استمتاع لینے پر مصر ہے، اب یہ بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

میرے گھر والوں کو علم نہیں کہ میں کنواری نہیں رہی اور مجھے رخصتی کے اعلان سے قبل حمل کا بھی خدشہ ہے، اس طرح کی حالت میں مجھے کیا کرنا چاہیے، کیا اگر خاوند مجھے بلائے تو میں اس کی اطاعت کروں ؟ اور کیا مجھے اپنے گھر والوں کو بتا دینا چاہیے کہ وہ مجھ سے دخول کرچکا ہے مجھے علم ہے کہ میرے گھر والے یہ چیز کبھی قبول نہیں کرینگے، اس کا حل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جب شرعی عقد نکاح مکمل شروط اور
ارکان کے ساتھ طے پا جائے یعنی ایجاب وقبول کے ساتھ اور ولی کی موافقت اور دو گواہوں
کی موجودگی یا پھر اس نکاح کے اعلان کے ساتھ عقد نکاح طے پا جائے تو یہ عورت اس شخص
کی بیوی بن جائیگی، ہر ایک کے لیے ایک دوسرے سے استمتاع کرنا جائز ہے.

چنانچہ رخصتی اور شب زفاف کے اعلان
سے قبل دونوں کے لیے بوس وکنار کے ساتھ استمتاع کرنا جائز ہے، چاہے اس کے نتیجہ
میں انزال منی بھی ہوجائے، لیکن جماع نہ ہو.

دوم :

بغیر کسی عذر کے رمضان المبارک میں
روزہ چھوڑنے والے پر کفارہ واجب نہیں ہوتا، لیکن اگر اس نے روزہ جماع کے ساتھ توڑا
ہو تو اس پر کفارہ واجب ہوگا، اس لیے جس نے جماع کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ روزہ
توڑا اس پر کفارہ نہیں ہے.

اس بنا پر جیسا کہ آپ کہہ رہی ہیں
رمضان المبارک میں لطف اندوزی اور مداعبت ہونے کی صورت میں کفارہ واجب نہیں، لیکن
اگر اس کی نتیجہ میں منی کا اخراج ہوگیا تو روزہ ٹوٹ جائیگا، اور اس سے توبہ اور
ندامت کا اظہار ضروری ہے اور بطور قضاء ایک روزہ بھی رکھا جائیگا.

لیکن اگر منی کا اخراج نہیں ہوا تو
پھر اس دن کا روزہ صحیح ہے اس پر کچھ لازم نہیں آئیگا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (
71213) اور (
14315) اور (
49614) اور (
37887) کے جوابات کا مطالعہ ضرور
کریں.

سوم:

آپ کے خاوند نے رخصتی کے اعلان سے
قبل آپ سے جماع و دخول کر کے واضح غلطی کی ہے، اس نے جو کیا ہے اس کے بہت سارے غلط
نتائج نکل سکتے ہیں، ایک دینی امور کا التزام کرنے والا شخص اہل علم کی ترہیب اور
تنبیہات اور نصائح پر عمل نہ کرے اور دخول میں جلد بازی سے کام لے یہ کیسا التزام
ہے ؟

اور پھر اسے یہ حق کا دعوی کرنا بھی
غلط ہے صحیح نہیں، کیونکہ اس کے اور بیوی کے خاندان والوں کے درمیان اتفاق ہوا تھا
کہ رخصتی ایک برس بعد ہوگی، لہذا اسے اس وعدہ اور معاہدہ کو پورا کرنا واجب تھا،
اور جو شرط رکھی گئی تھی کہ رخصتی ایک برس بعد ہوگی اس شرط کو پورا کرنا ضروری
تھا.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے :

"سب سے زیادہ وہ شروط وفا اور پورا
کرنے کا حق رکھتی ہیں جن کے ساتھ تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2721) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1418).

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے
درج ذیل سوال کیا گیا :

عقد نکاح کے بعد اور دخول و رخصتی
سے قبل آدمی کے لیے اپنی بیوی سے کیا کچھ جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"آدمی کے لیے اس سے وہ کچھ جائز ہے
جو مردوں کے لیے اپنی بیویوں سے جائز ہوتا ہے، لیکن اسے رخصتی تک صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اگر وہ کسی واضح امر کی بنا پر بیوی کے گھر والوں کی اجازت سے اسے ملنا چاہے اور اس سے رابطہ کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اگر بیوی کے گھر والوں کی اجازت سے ملے اور خلوت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن خفیہ طریقہ سے بیوی کو ملنا کہ کسی کو علم بھی نہ ہو ایسا عمل کرنے میں بہت خطرہ ہے کیونکہ ہو سکتا ہے بیوی حاملہ ہو جائے، اور پھر اس کے بارہ میں سوء ظن کرنے لگے، یا بیوی سے رابطہ کا ہی انکار کر دے کہ وہ تو اس سے ملا ہی نہیں اس طرح فتنہ پیدا اور بہت شر پیدا ہو جائے گا، اس لیے اسے اس سے اجتناب کرنا چاہیے.

وہ صبر و تحمل سے کام لے حتی کہ
رخصتی آسانی ہو جائے اور شب زفاف کا اہتمام ہو جائے، اور اگر بیوی سے رابطہ کرنے کی ضرورت ہو اور اس سے ملنا چاہے تو وہ بیوی کے والد یا بھائی یا ماں کے ہوتے ہوئے کرے، تاکہ کسی ایسے کام کا ارتکاب نہ کر بیٹھے جس کا انجام اچھا نہ ہو" انتہی

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز (21/
208-209).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"جب انسان کسی عورت سے عقد نکاح کر
لیتا ہے تو وہ اس کا خاوند بن جاتا ہے، اس سے ٹیلی فون پر بات کرنی اور اس کو
موبائل میسج کرنا جائز ہے... اس سے سے ٹیلی فون پر بات کرنے میں کوئی حرج نہیں،
لیکن بیوی سے جماع کرنا جائز نہیں ملاقات کر سکتا ہے؛ کیونکہ وہ اس کی بیوی ہے، اس
لیے اگر وہ اس سے رابطہ کرتا ہے اور اس کے ساتھ بیٹھ کر بوس و کنار کرے تو اس میں
کوئی حرج نہیں؛ لیکن اس میں جماع میں خطرہ ہے، اور اس سے سوء ظن ہو سکتا ہے، اور اس
جماع سے حمل بھی ٹھر سکتا ہے، اور رخصتی کے وقت سے قبل بچہ پیدا ہونے کی صورت میں
عورت پر تہمت لگ جاتی ہے" انتہی

دیکھیں : لقاءات الباب المفتوح (175
) سوال نمبر (12).

چہارم :

آپ پر درج ذیل امور سر انجام دینا
واجب ہیں :

- آپس میں فوری طور پر ایسے رابطہ سے
اجتناب کریں جو جماع کا باعث سکتا ہو.

- خاوند کو اللہ کا تقوی اختیار کرنے
کی ترغیب دی جائے، اور رخصتی کرنے میں جلدی کرے، چاہے اسے اس کے لیے قرض بھی حاصل
کرنا پڑے، یا اسے اس سلسلہ میں مشقت اٹھانی پڑے، یہ معاملہ حمل کے احتمال سے متعلق
نہیں، بلکہ کنوارہ پن ختم ہونے کے یقین سے تعلق رکھتا ہے، اس صورت میں اگر اللہ نہ
کرے خاوند فوت ہو جائے یا پھر طلاق دے دے تو بہت خطرناک اور برے نتائج نکل سکتے
ہیں.

- اگر خاوند رخصتی جلدی نہیں کر سکتا
تو آپ اپنے گھر والوں کو اس کے بارہ میں ضرور بتائیں اور بالکل نہ چھپائیں کیونکہ
اس میں ہی آپ کی مصلحت پائی جاتی ہے، اور اگر وہ اس کا بعد میں اقرار کرلے تو بہت

آسان ہے، لیکن اگر طلاق ہوگئی اور وہ اس سے انکار کردے یا پھر فوت ہوجائے تو بہت مشکل پیش آئیگی.

واللہ اعلم.